سوال

(94) کفار کے ملک جانا، ان سے استفادہ کرنا یا ان کے ساتھ کام کرنا کیسا ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کفار کے ممالک کی طرف سفر کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے اور اگر سفر سیاحت کے لیے ہو تو پھر کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کفار کے ممالک کی طرف تین شرطوں کے بغیر سفر جائز نہیں ہے اور وہ تین شرطیں حسب ذیل ہیں : (۱) انسان کو اس قدر علم ہو، جس سے وہ کفار کے شبہات کا جواب دے سکے۔ (۲) اس کے دین کا پہلو اس قدر غالب ہو، جو اسے شہوات سے روک سکے۔ (۳) اسے سفر کی کوئی واقعی ضرورت ہو۔

اگر یہ شرطیں موجود نہ ہوں تو پھر کفار کے ممالک کی طرف سفر کرنا جائز نہیں کیونکہ اس میں فتنہ یا خوف فتنہ ہے، نیز اس میں مال کا ضیاع بھی ہے کہ اس طرح کے سفروں پر بہت سا مال خرچ کرنا پڑتا پڑتا ہے۔ اگر علاج یا ایسی تعلیم حاصل کرنے کے لیے اجنبی ممالک جانے کی ضرورت درپیش ہو جس کا اپنے ملک میں حاصل کرنا ممکن نہ ہو اس صورت میں بھی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اس کے پاس علم اور دین ہو تو سفر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ جہاں تک کفار کے ممالک میں سیر وسیاحت کے لیے جانے کا تعلق ہے تو اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ سیر وسیاحت کے لیے اسلامی ممالک کی طرف جانا چاہیے جہاں کے باشندے شعائر اسلامیہ کی پابندی کرتے ہوں۔ ہمارے اسلامی ملکوں میں ...بحمد للہ...اب تفریحی مقامات بن چکے ہیں، چھٹیوں کے دوران ان تفریحی مقامات کی طرف جا کر چھٹی گذاری جا سکتی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

محدث فتویٰ